بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (قرآن مجید)

مقامع الحدید علیٰ رأس العنید۔ معروف بہ

مُلّا علی قاری

اور

سرفراز گکھڑوی

یعنی مولوی سرفراز گکھڑوی کے رسالہ "مُلّا علی قاری اور مسئلہ علم غیب اور حاضر ناظر کا مدلل اور دندان شکن جواب

تالیف

مولانا الحاج مفتی محمد فرید صاحب رضوی سعیدی ہزاروی

فاضل انوار العلوم و صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ فاروق گنج گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

تفاسیر کثیرہ شاہد ہیں۔ من شاء فلیرجع الیھا

قال :۔ علم غیب کا مفہوم یہ ہے کہ کائنات کا ایک ذرہ بھی اُس کے علم و نگاہ سے اوجھل نہ ہو"
(ص۶ آخری سطر)

اقول :۔ اولاً تو مصنفِ علیہ پر لازم تھا کہ وہ علم غیب کے مذکورہ پیش کردہ مفہوم پر کوئی دلیل قائم کرتا اور قرآن و حدیث یا امام و محدث یا کسی مفسر کا کوئی قول پیش کرتا۔ لیکن نہ صرف سرفراز صاحب بلکہ اس کی پوری جماعت "تا قیام قیامت" علم غیب کا مذکورہ پیش کردہ مفہوم کسی امام و مفسر کے قول سے ثابت نہیں کر سکتی۔ سرفراز صاحب کا مذکورہ عبارت کو پیش کرکے مقصد یہ تھا کہ میں غلط بیانی سے کام لیکر اثباتِ مدعا میں کامیابی حاصل کر لوں گا۔ لیکن اُسے یہ پتہ نہیں تھا۔ ع

تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں

سرفراز صاحب :۔ کیا آپ نے کبھی قرآن پاک کی تفاسیر کو ہاتھ لگایا ہے ؟ کیا حدیث شریف میں تفسیر بالرائے کے متعلق وارد شدہ وعیداتِ شدیدہ پڑھی ہیں ؟ آیئے میں آپ کو تفاسیر کی روشنی میں علم غیب کا معنیٰ و مفہوم بتاؤں ع شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے مری بات

اس کو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کرلیں کہ آیا علم غیب کا مفہوم وہ ہے جو آپ نے لکھا ہے یا وُہ ہے جو مفسرین کرام نے تحریر کیا ہے۔

لفظ علم کا معنیٰ تو واضح ہے جو محتاجِ بیان نہیں۔ البتہ لفظ غیب کا معنیٰ جاننا ضروری ہے مفسرین کرام نے اس کا اصطلاحی معنیٰ جو لکھا ہے وہ یہ ہے کہ الخفی الذی لا یدرکہ الحس ولا یقتضیہ بداھة العقل۔ ترجمہ۔ وہ پوشیدہ چیز جسکو نہ ہی حواس پا سکیں اور نہ ہی اس تک عقل کی رسائی ہو۔ یعنی غیب وہ ہے کہ جس کو آنکھوں سے نہ دیکھا جا سکے۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ اور پاؤں وغیرہ سے محسوس نہ کیا جا سکے اور عقل سے بھی معلوم نہ ہو سکے۔ اس تعریف کو قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر بیضاوی شریف ص۱۸ پر تحریر کیا ہے۔ اور وہ غیب کی قسمیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں وھو قسمان قسم لا دلیل علیہ وھو المعنی بقولہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب الخ وقسم نصب علیہ دلیل کالصانع وصفاتہ والیوم الاخر واحوالہ وھو المراد بہ فی الایہ یعنی غیب کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم وہ ہے کہ جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو (یعنی ذاتی، استقلالی۔ قدیم اور

سبب تالیف

چند دن ہوئے مجھے محترم محمد صدیق صاحب فانی نقشبندی نے مولوی سرفراز گکھڑوی کا رسالہ مسمی بہ "ملا علی قاری اور مسئلہ علم غیب و حاضر ناظر" دکھایا اور ساتھ ہی حکم فرمایا کہ اس کا تردیدی جواب بھی لکھا جائے جس کو شائع کر کے کم علم طلباء و سادہ لوح مسلمانوں اور عوام کالانعام کو اس کے دجل و فریب سے بچایا جا سکے۔ چنانچہ میں نے فانی صاحب کی فرمائش کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اپنے اس رسالہ عجالہ میں اس کے مکر و فریب کو آشکارا کر دیا ہے اور اس کی دھوکہ دہی کے راز کو طشت از بام کر دیا ہے اور اس کی شطارت کے بھانڈے کو عین چوراہے میں پھوڑ دیا ہے اور ملا علی قاری کی معتبر و مستند کتابوں سے حضور علیہ السلام کے علم ما کان و ما یکون کی تمام کلیات و جزئیات کو اور علوم خمسہ سے خصوصاً علم قیامت کو نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے اور ساتھ ہی مخالف کے پیش کردہ دلائل کا صحیح مفہوم و محمل پیش کیا ہے۔ اور اس کی بنیادی غلطیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ باری تعالیٰ اس رسالہ کو باعث ہدایت بنائے۔ آمین ثم آمین

نوٹ:۔ بہت عرصہ سے رسالہ ہذا کی کتابت ہو چکی تھی مگر کچھ مصروفیت و کچھ بے توجہی کے باعث رسالہ جلد منظرِ عام پر نہ آسکا۔ اب حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کی فرمائش و شیخ محمد فضل حق صاحب کی تحریک و تعاون سے رسالہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے امید ہے کہ احباب پڑھ کر دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے اور اگر کوئی سقم نظر آیا تو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

العارض: محمد فرید رضوی سعیدی ہزاروی